عبادت کا فائدہ

تحریر ابو اسعد مولانا محمد صدیق صاحب
مدرس جامعہ سلفیہ

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ، ما ارید منهم من رزق وما ارید ان یطعمون ، ان الله هو الرزاق ذو القوة المتین، (سورة الذاریات ۵۶،۵۷،۵۸)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو رزق دینے والا طاقتوں کا مالک مضبوط ہے

یہ بلند وبالا آسمان، یہ چہار سو پھیلا ہوا فرش زمین، یہ اجالا بکھیرتا ہوا سورج، یہ روشن ومنور چاند، یہ چمکتے دمکتے ستارے، یہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ، یہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر و دریا یہ پھل دار وثمر آور درخت، یہ دلکش لعل و یاقوت، یہ سرخ اونٹوں کی قطاریں، یہ گائیں اور بکریوں کے ریوڑ، یہ عمدہ گھوڑوں کی سواریاں، یہ عسل مصفی اور لبن خالص، یہ سکون آور آبشاریں اور یہ سبز پیراہن مرغزاریں، یہ شمار واحصاء میں نہ آنے والے احسانات وانعامات...... یہ سب کچھ کس کی خاطر تخلیق کیا گیا؟

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ سب کچھ حضرت انسان کیلئے پیدا کیا گیا اور انسان کو کس کیلئے معرض وجود میں لایا گیا، اس کی تخلیق کس مقصد کیلئے؟ اس کا بھی ایک ہی جواب ہے کہ حضرت انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے کس کی عبادت کیلئے؟ صرف اللہ کی عبادت کیلئے، کون سی عبادت؟ وہ عبادت کہ جو مقصد تخلیق انسانیت ہے، صرف وہ عبادت جو مقصد بعثت رسل ہے، وہ عبادت جو مجاہدین اسلام کے غزوات وقتال کی غرض وغایت ہے اخراج العباد من عبادة العباد الیٰ عبادة الله (البدایہ والنہایۃ لابن کثیر)

وہ عبادت کہ جس کا فائدہ خود انسان کو ہے نہ کہ رحمان کو، عبادت کا محتاج انسان ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ، تخلیق انسانیت برائے عبادت احتیاج الٰہی نہیں بلکہ مقصود ومطلوب الٰہی ہے، ساری انسانیت اگر عبادت کے صراط مستقیم سے منحرف ہو جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی سلطنت و بادشاہت میں کوئی نقص و کمی واقع نہ ہوگی بلکہ خود انسانیت بے سکون و پریشان حال ہو جائے گی کہ قیامت بپا ہو جائے گی، پیارے نبی کریم ﷺ نے اسی چیز کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لا تقوم الساعة حتی لایقال فی الارض الله ، الله وفی روایة لاتقوم الساعة علی احد یقول الله الله (رواہ مسلم)

جب تک اللہ کے ذکر وعبادت کی یاد ختم نہیں ہو جاتی قیامت برپا نہیں ہوگی، ایک

> اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت وصفت پر ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر انس وجن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی

روایت میں یوں ہے کہ جب تک ایک بھی شخص اللہ اللہ کر کے عبادت وذکر کر رہا ہوگا اس پر قیامت قائم نہ ہوگی''

پہلی بات کی دلیل بھی حدیث قدسی سے ملاحظہ فرمالیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاعبادی ! لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم مازاد ذالك فی ملکی شیئا یاعبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانو علی افجر قلب رجل واحد منکم مانقص ذالك من ملکی شیئا.

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، تمام اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی دل والے آدمی کی حالت وصفت پر ہوجائیں تو اس سے میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول وآخر انس وجن تمام اپنے بدترین دل والے آدمی کی حالت اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان سے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو کما کر کھلائیں تخلیق انسانی سے میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ تم کماؤ اور میں کھاؤں جیسا کہ دوسرے آقاؤں کا اپنے غلاموں سے یہی مقصود ومطلوب ہوتا ہے، میں تم سے رزق کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ رزق کے سارے خزانے تو خود میرے ہی پاس ہیں، وہ بھی اپنے لئے نہیں تمہارے لئے جمع کرر کھے ہیں، جتنا دل چاہے مانگ لو، سب کو عطا کردوں پھر بھی میرے رزق کے خزانوں میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی، رزق کی حاجت ضرورت تمہیں ہے مجھے نہیں، حدیث قدسی میں ارشاد الٰہی ہے۔

یاعبادی! لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسائلو نی فاعطیت کل واحد مسئلته مانقص ذالك مما عندی الاکما ینقص المخیط اذا دخل البحر.

اے میرے بندو اگر تمہارے اول وآخر، انس وجن تمام کے تمام ایک میدان میں کھڑے ہوکر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہرایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دوں تو اس سے میرے پاس خزانوں میں کمی نہیں ہوگی مگر اتنی جتنی سمندر میں سوئی ڈبوئیں تو وہ اس سے کمی کرتی ہے۔

قرآن کریم بیان فرمارہا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا توانائی والا مضبوط ہے فرمایا رزق دینے والا میں ہی ہوں، سب کی روزی میرے ذمہ ہے تم سب میرے در کے فقیر ومحتاج ہو میں کسی کا محتاج نہیں:

وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها کل فی کتاب مبین (سورة هود ٦)

زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک روشن کتاب میں موجود ہے''

یاایها الناس انتم الفقراء الی الله والله هو الغنی الحمید (سورة الفاطر ١٥)

اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عبادت وغیرہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے انسان خود عبادت کا محتاج ہے، عبادت کا فائدہ خود اسی کو ہوگا کہ اس کی دنیا وآخرت سنور جائے گی اسی حدیث قدسی کے آخر میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یاعبادی انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوضیکم ایاهافمن وجد خیرا فلیحمدالله ومن وجد غیر ذالک فلا یلومن الا نفسه.

اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال وعبادات ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کررہا ہوں پھر قیامت کے روز وہی اعمال اجر سمیت تمہیں پورے پورے دے دوں گا، لہٰذا جو کوئی وہاں خیر وبھلائی پائے تو الحمدللہ کہے اور جو کوئی اس کے سوا برا نتیجہ پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (صحیح مسلم)

جب تخلیق انسانیت کی غرض وغایت اللہ کی عبادت ہے اور باقی ہر چیز کی تخلیق برائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بند کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت وکام سے بھر دوں گا اور تیری فاقہ ومحتاجگی دور نہ کروں گا

معاف کردے یا عذاب دے دے۔

قیامت کے دن ایسی مجلس کے شرکاء کو حسرت ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرکے اور درود شریف نہ پڑھ کر درجات کی کتنی بلندیوں سے محروم رہ گئے۔ ایسے لوگ خواہ دوسرے نیک اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو اس محرومی کی خلش ان کو وہاں بھی رہے گی۔

رسول اکرم کا تلقین فرمودہ درود ابراہیمی جو تعامل امت کے مطابق ہر نماز کے آخری تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔

عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لک هدية سمعتها من النبی فقلت له بلی فاهدهالی قال سالنا رسول الله فقلنا یا رسول الله کیف الصلاة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم قال قولو اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے کیا میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت سے سنا میں نے کہا ضرور دو انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ اور آپ کے اہل بیت پر کیسے درود پڑھیں کیونکہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا یعنی تشہد میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے فرمایا درود میں یوں کہا کرو یعنی تشہد والا درود ابراہیمی ....

صحابہ کرام کا پوچھنا کہ ہم آپ پر کونسا درود پڑھیں اور حضور اکرم ﷺ کا ان کو درود ابراہیمی کی تلقین کرنا یہ بات ثابت کرتا ہے کہ درود

الصلوۃ السلام علیک یارسول اللہ

نہیں ہے بلکہ درود یہ والا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید

ترجمہ: اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر اپنی رحمت بھیج جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے۔ اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر اپنی برکت اتار جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے۔

سنت ہے پھول اور بدعت ہے کانٹے
ہم پھول کو کانٹوں سے دور رکھتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆
☆☆☆

بقیہ: رسول اکرم پر درود وسلام ......

انسانیت ہے تو پھر انسان کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے اور باقی رہا رزق وغیرہ کا معاملہ، تو یہ عبادت کی برکت سے خود بخود حل ہو جائے گا جیسا کہ حدیث قدسی میں اس کیلئے ضمانت الٰہی مذکور ہے

قال الله یاابن آدم تضرغ لعبادی املا صدرك غنی واسد فقرك والا تفعل ملات صدرك شغلا ولم اسد فقرك (مسند احمد ۲/ ۳۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم تو میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ دولت مندی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بند کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرے سینے کو مشغولیت و کام سے بھر دوں گا اور تیری فاقہ و محتاجگی دور نہ کروں گا۔ (مسند احمد)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض آسمانی کتب میں مرقوم ہے کہ یقول الله تعالی ابن آدم خلقتك لعبادی فلا تلعب وتکفلت برزقك فلا تتعب فاطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئی وان فاتك فاتك کل شئی وانا احب الیك من کل شئی (تفسیر ابن کثیر ۴۰۲/۷)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے میں نے تجھے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے لہٰذا لھو لعب میں وقت نہ گزار، میں تیرے رزق کا ضامن ہوں لہٰذا تو رنج و مشقت میں نہ رہا کر مجھے ڈھونڈ تو مجھے پالے گا، اگر تو نے مجھے پالیا تو سمجھ لے کہ تو نے سب کچھ پالیا، اور اگر میں ہی تجھ سے رہ گیا تو سب کچھ تجھ سے رہ گیا، مجھے زیادہ محبوب سمجھ کر زندگی گزار۔

اللہ تعالیٰ اسی درس ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین